"مذاہبِ اسلامیہ" نامی کتاب پر ایک نظر

استخفافِ دین کا ایک اور ادارہ

(جناب ملک ابوالمحمود صاحب سوہدرہ)

(۲)

مسلمانوں کے عقاید میں کمزوری اور ان میں شک پیدا کرنے کی جو مہم منکرین حدیث نے ایک مدت سے چلا رکھی ہے اسکا نہایت نازک پہلو یہ ہے کہ ان لوگوں نے نہایت ہوشیاری سے ایسے مسائل کا انتخاب کیا ہے جو اہل سنت میں متفقہ طور پر مسلمہ ہیں۔

ادارہ ثقافت اسلامیہ کی شائع کردہ زیرِ نظر کتاب میں بھی پریشان بیانیوں کا موضوع بحث بھی یہی کچھ ہے۔

گذشتہ قسط میں گزر چکا ہے کہ "مذاہب اسلامیہ" میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا مذاق اڑایا گیا اور اس کو ایک مجوسی ڈھکوسلا قرار دیا گیا ہے حالانکہ معراج جسمانی کا عقیدہ ایسا ہے جو نصوص قرآن و حدیث پر مبنی اور اہل سنت کا متفقہ ہے۔

قارئین کرام کو معلوم ہو گا کہ اسلام کو بدنام کرنے کے لیئے عیسائی مشنریوں، آریہ پرچارکوں کا سب سے بڑا حربہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی پاکباز ہستیوں کو مختلف طریقوں سے مطعون کیا جائے۔ افسوس ہے کہ قرآن کے نام پر وہی وطیرہ اب منکرین حدیث نے اختیار کر لیا ہے۔ چنانچہ خواجہ اختر صاحب نے بھی یہ "خدمت" سرانجام دی ہے جس میں انبیاء علیہم السلام کو بشمولِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر معصوم ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

خواجہ صاحب نے اس سلسلے میں چند آیات کا سہارا بھی لیا ہے۔

پہلی آیت خواجہ صاحب نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے متعلق پیش کی ہے فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ (الشعراء ۲) دوسری بھی حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ (قصص ع ۲) تیسری آیت سرور کائنات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے جس کا جناب نے ازراہِ دجل ترجمہ نہیں فرمایا وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ۔

ایسے ہی حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور ابوالانبیاء جناب ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم پر نوازش فرمائی گئی ہے ——— !

آج کی صحبت میں ہمیں اس مبحث پر ایک سرسری نظر ڈالنا اور اس سلسلے میں حدیث کے انکار کے پردے میں انبیاء علیہم السلام پر حملے کرنیوالے اس گروہ سے عامۃ مسلمین کو باخبر کرنا ہے۔ مسئلہ عصمت انبیاء علیہم السلام کی تفصیل نہ مختصر مقالہ میں ممکن ہے نہ اس وقت مقصود، علماء کرام شکر اللہ مساعیھم اس پر سیر حاصل مباحث فرما چکے ہیں۔ مثلاً کتاب الشفا فی حقوق المصطفیٰ قاضی عیاضؒ الفصل للحافظ ابن حزمؒ عصمتِ انبیاء پر مبسوط مقالہ از مولانا محمد حسینؒ بٹالوی مندرجہ رسالہ اشاعۃ السنۃ وغیرہ ——— !

منکرین حدیث کی یہ عادت قابلِ افسوس ہے کہ انبیاء پر بے جا حملہ کرنے کے لئے رائی بھر توجیہ کو کوہِ گراں دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تصنیف مذکور میں بعض جگہ اپنا مطلب سیدھا کرنے کے لئے خواجہ صاحب نے لغت کے حوالجات بھی دیئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ انہوں نے یہ بھی دیکھا ہو گا کہ الضالین ضال۔ ضلال سے اسم فاعل ہے اور اس کے عام معنی ہیں سیدھی راہ سے ہٹ جانا عمداً ہو یا سہواً تاہما (مفردات راغب) اور یہ ھدی کے مقابل پر ہے۔ اس لئے اس کے معنی یوں بھی کئے گئے ہیں سلوک طریق لا یوصل الی المطلوب (تاج العروس) یعنی ایسی راہ پر چلنا جو مطلوب تک نہیں پہنچاتی۔ (سہواً یا عمداً) اخوانِ یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کے متعلق کہا کہ اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ ہمارا باپ بڑی بھول میں ہے۔ دوسری جگہ کہا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ (واللہ آپ اپنی پرانی بھول میں ہیں۔)

حضرت موسٰے نے قتل عمداً نہیں کیا تھا یہی حضرت موسٰے علیہ السلام نے فرمایا کہ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ۔ یعنی میں نے اسے اس حال میں کیا جب کہ میں بے خبروں میں تھا۔

یہاں "ضال" سے مراد ناواقف یا بے خبر کے ہیں۔ عرب جھل فلان الطریق وضل الطریق ایک ہی معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ (تفسیر ابن جریر) یعنی آپ نتیجہ سے بے خبر تھے کیونکہ آپ کا ارادہ قتل کرنے کا نہ تھا۔ بلکہ اسرائیلی کا پیچھا چھڑانے کے لئے مکا مار کر قبطی کو پرے ہٹانے کا تھا۔ جو خواہ مخواہ لپٹا ہی چلا جاتا تھا۔

فوکزہ موسٰے فقضی علیہ قال ھذا ——— پس موسٰے نے اسے ایک مکا مارا اور اس کا کام تمام

مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ کر دیا کہا یہ شیطان کے عمل کی وجہ سے ہے وہ کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔

آیت سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کا ارادہ قتل کا نہیں تھا بلکہ قبطی حکومت کے نشے میں اسرائیلی پر زیادتی کرتا جاتا تھا۔ جب کسی طرح بھی نہ مانا تو آخر مکا مار کر اس کو پرے ہٹانا مقصود تھا۔ مگر وہ ایک مکہ بھی برداشت نہ کر سکا اور جہنم رسید ہو گیا۔ بائیبل خروج ب ۲ میں یہ مفصل ذکر موجود ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی "ضلالت" کا مطلب! یہی مطلب آیت وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی کا ہے کہ غَیْرُ مُھْتَدٍ لِمَا سِیْقَ اِلَیْکَ مِنَ النُّبُوَّۃِ (راغب) جو دلیل نبوت کی طرف راستہ نہ پانے والا جو تجھے دی گئی مطلب یہ ہوا کہ "تجھے (طالب ہدایت) پایا تو ہدایت دی" اور ضل الشئی کے معنی خَفِیَ وَغَابَ ہیں یعنی وہ چیز مخفی ہو گئی اور غائب ہو گئی[1] ضَلَّ الْمَاءُ فِی اللَّبَنِ۔ یعنی پانی دودھ میں غائب ہو گیا (لسان العرب) نبوت سے پیشتر یہ راستہ بالکل غائب تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب پر یہ راستہ دکھایا گیا۔

حضرت ابراہیم کی بت پرستی؟ چوتھا ثبوت خواجہ صاحب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دیا ہے کہ

"اسی طرح حضرت ابراہیم کی نسبت مذکور ہے کہ قوم ستارہ پرست تھی۔ آپ نے بھی سورج چاند اور زہرہ کی پوجا کی لیکن جب نبوت عطا ہوئی تو فرمایا کہ لا احب الافلین میں فانی ہستیوں کو بحیثیت معبود ناپسند کرتا ہوں"[2]

لیجئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قبل از نبوت مشرک بت پرست بنانے کے لئے قرآن مجید پر بھی ہاتھ صاف کر دیا ——!

ہم ذیل میں بخوف طوالت صرف ترجمہ اور مختصر سی تشریح مولانا ابو الکلام آزاد کی ان آیات کے متعلق درج کرتے ہیں۔ سورۃ انعام ۶ ویں آیات ۷۵-۷۷/۶ کے ذیل میں ملاحظہ فرماویں۔

مولانا ابو الکلام کی تشریح مولانا فرماتے ہیں۔

"توحید الٰہی کی حجت جو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر القا کی گئی اور جو تمام رسولوں کی دعوت رہی ہے کہ حضرت ابراہیم کا ظہور ایک ایسے عہد اور ملک میں ہوا جب بابل اور نینوہ کی

[1] راغب [2] مذاہب اسلامیہ صفحہ ۲

عظیم الشان تو نہیں اجرام سماویہ کی پرستش میں مبتلا تھیں۔ اور شہر اُور میں زہرہ۔ چاند اور سورج کے مندر تھے۔ جہاں صبح و شام پرستاری کے لئے لوگ جمع ہوتے تھے۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب سلیم پر خدا پرستی کی صداقت کھول دی گئی۔ خدا نے ان پر اپنی بادشاہت اور کارفرمائی کے جلوے کچھ اس طرح روشن کر دیئے کہ جہل و غفلت کا کوئی پردہ بھی ان کی معرفت میں حائل نہ ہو سکا۔ یہ حقیقت جب ان پر کھولی گئی تو علم و بصیرت کی کون سی حجت تھی جس نے ان کی راہنمائی کی۔ قرآن نے ایک ایسے پیرایہ میں، جو اس کی عجیب و غریب بلاغت کا مظہر ہے یہاں اس کا مرقع ہمارے سامنے کھینچ دیا ہے۔ جب شام ہوئی تو زہرہ نمودار ہوئی اور اپنی ساری درخشانیوں کے ساتھ پردہ شب سے جھانکنے لگی حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کا عقیدہ نقل کرتے ہوئے کہا۔

(۷۵) پھر (دیکھو) جب ایسا ہوا کہ اس پر رات کی اندھیری چھا گئی تو اس نے (آسمان پر) ایک ستارہ (چمکتا ہوا) دیکھا اس نے کہا " یہ میرا پروردگار ہے " (کہ سب لوگ اس کی پرستش کرتے ہیں) لیکن جب وہ ڈوب گیا تو کہا " نہیں " " میں انہیں پسند نہیں کرتا جو ڈوب جانے والے ہیں (یعنی طلوع و غروب ہوتے رہتے ہیں) (۷۶) پھر جب ایسا ہوا کہ چاند چمکتا ہوا نکل آیا تو ابراہیم نے کہا " یہ میرا پروردگار ہے " لیکن جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا۔ اگر میرے پروردگار نے مجھے راہ نہ دکھادی ہوتی تو میں ضرور اسی گروہ میں سے ہو جاتا جو سیدھے راہ سے بھٹک گیا ہے۔ (۷۷) پھر جب صبح ہوئی اور سورج چمکتا ہوا طلوع ہوا تو ابراہیم نے کہا یہ میرا پروردگار ہے یہ سب سے بڑا ہے لیکن جب وہ بھی غروب ہو گیا تو اس نے کہا۔ اے میری قوم تم جو کچھ خدا کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو میں اس سے بیزار ہوں۔[1]

یہی ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مرحوم نے کیا ہے کہ :-

" پھر جب رات کی تاریکی ان پر چھا گئی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے زعم کے موافق یہ میرا رب ہے "

لطف یہ ہے کہ منکرین حدیث کے لیڈر پرویز نے بھی هذا ربی کے ترجمہ یہ میرا پروردگار

[1] جلد اول صفحہ ۴۵۵

ہے ؟ کے آگے علامت استفہامیہ لگائی ہوئی ہے۔ اور شرح میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا "اچھا یہ ہے (بقول تمہارے) میرا پروردگار"[۵۱]

حضرت ابراہیم کا طریق مناظرہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مشرکین سے مناظرانہ طریق نہایت سنجیدہ۔ مؤثر اور معنی خیز ہوتا تھا۔ جو کہ بل فعلہ کبیرھم (۲۱/۶۳) انی سقیم (۳۷/۸۹)[۵۲] اور ھذا ربی سے ظاہر ہو رہا ہے یعنی دلائل مضبوط اور ٹھوس ہونے کے علاوہ طنزیہ بھی ہوتے تھے

عصمت انبیاء پر قرآن کی شہادت تعجب ہے کہ یہ لوگ احادیث کا مضحکہ اڑا رہے ہیں۔ اور قرآن کو بظاہر حجت تسلیم کرتے ہیں مگر اس پر بھی غور و تفکر نام کو نہیں۔ غور کرتے تو قرآن مجید سے ہی مسئلہ عصمت انبیاء حل جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جب امراۃ العزیز نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ورغلانا چاہا۔ یعنی

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا ۔ لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۔ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ۔ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۔ (۱۲/۲۴)

یعنی امراۃ العزیز نے یوسف کا قصد کیا۔ اور یوسف بھی اس کا قصد کرتا اگر وہ اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل نہ دیکھتا۔ یوں ہوا تاکہ ہم اس سے بدی اور بے حیائی کو پھیر دیں۔ وہ ہمارے خالص بندوں میں سے تھا

معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ مخلصین کو کبائر میں گرنے نہیں دیتا۔ چہ جائیکہ انبیاء علیہم السلام کو کہ وہ فطرتاً معصوم ہوتے ہیں چنانچہ امراۃ العزیز نے بھی اس کا اقرار کیا کہ

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ

اور میں نے اسے اس کے ارادے سے پھیرنا چاہا مگر یہ بچا رہا۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت کے متعلق تو نص صریح يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ موجود ہے

منکرین حدیث کا دل آزار طریقہ اگر کوئی ہندو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت پر حملہ کرے تو ہندو پاک کے مسلمان جائز اور بجا طور پر فوراً مشتعل ہو جاتے ہیں مگر منکرین حدیث کے اس انداز کا کوئی نوٹس نہیں لیتا۔ کہ بعض دفعہ تو بعض احادیث کو توڑ موڑ کر بظاہر بڑے حامی رسول ظاہر اپنے کو

---

۵۱ معارف القرآن جلد سوم ص ۱۵۱ ۵۲ مفصل بحث دیکھو خاکسار کے مضامین مندرجہ الاعتصام مورخہ ۲۰ مئی اور ۴ جولائی ۱۹۵۲ء۔

کرتے ہیں کہ "فلاں حدیث" سے حضور کی عصمت پر دھبہ آتا ہے، حالانکہ حدیث کا مطلب خود بگاڑا ہوتا ہے۔ (جیساکہ خاکسار نے اپنے متعدد مضامین میں ثابت کیا ہے جو "الاعتصام" میں شائع ہو چکے ہیں) اور دوسری طرف اپنا یہ حال ہے کہ نہ صرف دیگر انبیاء علیہم السلام بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو بھی معصوم ماننے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ بعض دفعہ ایسے شرمناک حملے کرتے ہیں کہ دیکھنے والا یہ امتیاز نہیں کر سکتا کہ لکھنے والا کوئی آریہ ہے یا نام نہاد مسلمان۔

اور پھر ان لوگوں کی عجیب حالت ہے کہ نہ مانیں تو قرآنی آیات متعلقہ معراج اور عصمتِ انبیاء کو بھی پسِ پشت ڈال دیں اور احادیث صحیحہ متعلقہ ارکان اسلامی میں مین میخ نکالیں۔ جیساکہ ہمارے خواجہ صاحب نے ایک صاحب کو خطاب کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

قرآنی تفسیر کو مدّ نظر رکھتے ہوئے اگر .... صاحب تیسری نماز ثابت کر دیں تو ہم بھی جھک کر سلام[1] کریں گے (طلوع اسلام اگست ۱۹۵۰ء ص۵۷)

مگر جب ماننے پر آئیں تو ایرانی خرافات تک کو درجۂ سند بخش دیں ع جو چاہے آپکا حسن کرشمہ ساز کرے (باقی)

حصن حصین مترجم (عربی مع اردو)

رسول اللہ کی صحیح احادیث سے ثابت دعاؤں کا عدیم النظیر مجموعہ!

مؤلف: علامہ محمد ابن جزری رح ـــــ مترجمہ مولانا محمد عبد العلیم ندوی ـــــ یہ کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوت و خلوت کی مناجات کا سب سے صحیح ترین و جامع مجموعہ ہے۔ ہر موقع و محل کی مناسبت سے جامع کلمات اس میں مرتب ہیں۔ صدیوں سے جملہ اطرافِ عالم اسلام میں اذکار و ادعیہ کا یہ مجموعہ خاص و عام میں مقبول اور طبقہ کا معمول ہے اس کی منازل ایام پر منقسم ہیں تاکہ وردمیں بھی سہولت رہے۔ عربی متن کے ساتھ ترجمہ اور پھر تشریحی فوائد نہایت دیدہ زیب صورت میں شائع کئے گئے ہیں۔ طباعت اعلیٰ مجلد دیدہ زیب قیمت صرف -/-/۸ روپلے

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ۔ لاہور۔

[1] کیا خواجہ صاحب بتائیں گے کہ جھک کر سلام کرنا قرآن کی کون سی آیت میں ہے۔ ہاں! خواجہ صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآنی تفسیر کی رُو سے ہم پانچوں نمازیں ثابت کر سکتے ہیں۔ تشریف لائیے اور قرآنی اعجاز دیکھئے۔